از: تاج محمد شہلادکوٹی

تذکرۂ تعلیم حضرت فیض دربیت علامہ الفہامہ قاضی محمد ابراہیم صاحب

بگویم حمد مرا نرد منان را　　که داده علم و دانش عالمان را
درود پاک شاہ مرسلین را　　بعالم داد آن تعلیم دین را
بآل پاک اصحاب پیغمبر　　که استادان دین بود ندرہبر
کنم پس تذکرہ تعلیم خود را　　تمامی تبصرہ تعلیم خودارا
که اوقات گذشتہ یاد آیند　　بصفحہ روز گار این یاد مانند
اول تعلیم من باناز نعمت　　بآغوشش کشتہ بلشفقت
کتاب اللہ تمامی فارسی صرف　　ہدایہ منیہ خواندم باتلطف
بخواندم پس ز استاد مہربان　　جناب فاضل کور سلیمان
تمامی علم عربی تا مطول　　نصاب کتبہائے دین مکمل
بجاہا مختلف دادند تعلیم　　شہیر از کور گشت آن اہل تکریم
که آنجا عرصۂ بسیار ماندند　　بخلق اللہ فیض عام دادند
باول بار سوم گھوٹکی بود　　پئے تعلیم دین علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم بود
بجامع گھوٹکی شش ماہ ماندم　　کتب معقول آنجا چار خواندم
پس آنکہ منزلم محراب پور شد　　باستادیکہ آں در گھوٹکی ید
بجامع عربیہ دار السعادت　　که ہر جا یا دت آن ہر طرف شہرت
باول بانیش حاجی گوہر خان　　علی نواز خان گردید پس ذاں
درآنجا استادان نامدارت　　ہمی مانند اعلی ہوشیاران

شد از فیضان شان فائز هزاران — ث از تعل شان فارغ قاران
من اینجا سالهائے چار ماندم — کتبها تا بجائی کنز خواندم
دگر در علم معقولات منطق — شرح تهذیب خواندم با تحقیق
پس از وے آمدم کور سلیمان — بخدمت استاد خود مهربان
دار اینجا مدرسه از سر نو کشادند — بنائے مدرسه از سر نو نهادند
دران دوران تحریک خلافت — شده پیدا بزور و شور شدت
ز ملک هند سندھ هندو مسلمان — شده متفق باهم هیچو اخو ر
ز انگریزان همه بیزار گشتند — تعلق خود قطع کرده گرفتند
درین باره عظیم الشان جلوسان — نمودند خلاف انگریزان
هزاران مردمان هجرت نمودند — هزاران افسران عزلت نمودند
ازین تحریک گشته حشر برپائی — بهر بلده بهر قریه بهر جائی
حکومت تنگ شد کرده هزاران — اراکین خلافت را بزندان
ز ملک هند سندھ علمائی پیران — ببندیخانها کرده اسیران
علی اخوان گاندهی نامداران — همه در قید گشته گرفتاران
پس از چند سالها آزاد گشتند — بمطلب خویش آخر شاگشتند
تکالیف و مشقتها بدیدند — بغایت غرض خود آخر رسیدند
پس از احوال تحریک خلافت — اکنم اکنون بحال خویش رجعت
اراکین خلافت کور اینجا — همین نوع مدرسه کردند برپا
پئے تعلیم دادن جمله اینجا — نموده منتخب استادی ما
باستدعا سفارشها فراوان — بیاوردند آن فیاض دوران
باینجا آمده تعلیم دادند — همین خود درس را شهرت رساوند
ز هر اطراف واز هر ملک هر جا — بکوشش آمدند سعی طلباء
ز تعلیمش هزاران بهره یاب — شده چون تشنه خان از آب سیراب

ہزاران ناقصان گشتند کامل ہزاران کاملان گشتند فاضل
ہزاران طالبان تحصیل کروند ہزاران طالبان تکمیل کردند
شدہ کورسلیمان مرکز علم زفیض ذات آں ذوالفضل والحلم
من اینجا سالہائے ہشت ماندام کتبہائے ہمہ اینجا بخواندم
مبارک ماہ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم بد بسال ہشت چہل وسیزدہ صد
بخدمتِ حضرتِ استاد اعلیٰ شدم فارغ بفضل اللہ تعالیٰ
پس ازمدتِ مدید وعرصہ چندیں "قلیلاً" حاصلم شد دولتِ دین
بحمداللہ کہ ورثۂ انبیاء را عطاکردہ خداوند پاک مارا

بقیہ قرآن کا پیغام

یہ اسی ہدایت کا نتیجہ تھا کہ مدینہ طیبہ میں جو حکومت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے بعد آپؐ کے خلفاء کی سرکردگی میں قائم ہوئی اس کے فرماں رواؤں، گورنروں اور سپہ سالاروں نیز عام مسلمانوں میں بھی جبّاری اور کبریائی کا شائبہ تک نہیں تھا۔ یہاں تک کہ میدانِ جنگ میں بھی ان کی زبان سے فخر وغرور کی کوئی بات نہ نکلتی تھی۔ ان کی پوری زندگی انکساری اور تواضع بلکہ فقیری ودرویشی کا نمونہ تھی اور ان کی یہی شانِ استغناء اس وقت بھی دیکھنے میں آتی تھی جب وہ کسی ملک میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوتے تھے۔

حالتِ صوم میں عجز وانکساری، حلم وبردباری اور صلح جوئی کا اختیار کرنا اور لڑائی جھگڑے سے بچنا اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ روزے کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسان میں تقویٰ پیدا ہو اور تقوے کے لیے نفس انسانی کی بہیمیت کا ختم ہونا اور غرور وتکبر کا زائل ہونا نہایت ضروری ہے اور اس کے لیے لازمی ہے کہ انسان نرمی، بردباری اور عجز وانکساری کا راستہ اختیار کرے اور لڑائی جھگڑے سے بچتا رہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب تم روزے سے ہو اور کوئی تم سے جھگڑا کرے تو بس اتنا کہدو کہ بھائی میں روزے سے ہو۔

وما علینا الا البلاغ

امامِ انقلاب

مولانا عبیداللہ سندھی رح

(سوانحی و علمی مطالعہ)

مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم اس عہد کی بہت بڑی انقلابی شخصیت، اسلامی مفکر و مدبر، حجۃ اللہ فی الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی حکمت کے سب سے بڑے شارح اور ان کی تحریک کے دورِ آخر کے مستقل امام تھے۔ ان کی زندگی اور ان کے عظیم الشان علمی و سیاسی خدمات کے بعض اہم پہلو ابھی پردۂ خفا میں ہیں۔

ابو سلمان شاہجہان پوری نے اس کتاب میں ان کی زندگی کے بعض اہم پہلوؤں پر قلم اٹھایا ہے چند عنوانات یہ ہیں:

* مولانا عبیداللہ سندھی رح — حالاتِ زندگی پر ایک نظر
* ایک عظیم سندھی جو سندھی نہ تھا۔ سندھ کی تعلیمی و تہذیبی تاریخ اور ذہنی و سیاسی بیداری میں مولانا کا حصّہ
* مولانا سندھی کی تربیت میں حضرت شیخ الہند رح کا حصّہ
* کابل مشن — حضرت شیخ الہند نے مولانا سندھی کو کابل کیوں بھیجا تھا؟
* ایک تاریخی سفر — کابل سے ماسکو کے سفر کا پس منظر، مقصد اور مفصل روداد
* تاریخ سندھ کا ایک یادگار واقعہ — مولانا سندھی کی جلاوطنی کے خاتمے کے لیے تحریک اور سندھ کی ناقابل فراموش خدمت
* معارف عبید اللہی — مولانا سندھی کی دینی، سیاسی، تاریخی تصانیف کا تحقیقی جائزہ
* نوادر علمیہ و سیاسیہ — مولانا سندھی کی غیر مطبوعہ تحریریں۔

مولانا عبیداللہ سندھی رح اکیڈمی

کراچی ۷۵۸۰۰